رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت فی پرچہ [illegible]

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

جلد ۲ | ۲۹- اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۳۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفہ ثانی نے ایک اعلان لکھ کر دیا ہے جو عنقریب شائع ہوگا۔ گوجرانوالہ آپکا مضمون نجات تقسیم کیا گیا اور دوست بھی ترقی اسلام سے منگوا سکتے ہیں ٭

مہمان۔ ۱۔ سید اکرام الدین صاحب کٹک ٭ ۲۔ برکت علی صاحب رتو چک تحصیل شکر گڑھ۔ ۳۔ غلام نبی صاحب اول مدرس بلڑاؤں۔ ۴۔ محمد امین صاحب طالبعلم جہلم۔ ۵۔ عبد الرحمٰن صاحب طالب علم جہلم ۶۔ اللہ دتا صاحب کالا جہلم۔ ۷۔ حسن شاہ صاحب عین الدین پور گجرات۔ ۸۔ پیر محمد صاحب تلونڈی ضلع گورداسپور۔ ۹۔ عبد المالک صاحب نائب تحصیلدار ملسیاں ۱۰۔ امام الدین صاحب ملسیاں۔ ۱۱۔ حکیم محمد صالح صاحب سانگلہ ۱۲۔ عبد الرحمٰن صاحب تیالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ ٭ ۱۳۔ الیاس الدین صاحب مدرس بہلولپور۔ ۱۴۔ نبی بخش صاحب بٹالہ ۱۵۔ مولوی محمد یقیع صاحب ارحمہ ضلع شاہپور۔ ۱۶۔ علم الدین صاحب اجمیر۔ ۱۷۔ بدر الدین صاحب سرہند۔ ۱۸۔ حبیب صاحب سرہند۔ ۱۹۔ کرم الٰہی صاحب سرہند۔ ۲۰۔ نبی بخش صاحب اجمیر ۲۱۔ نواب خان صاحب پھگلانہ۔ ۲۲۔ روشن الدین محمد شریف بگواں گورداسپور۔ ۲۴۔ ظہور الدین صاحب دھرم کوٹ بگہ۔ ۲۵۔ دائم میر مدرس تنکوہا ۲۶۔ میرزا قاسم علی صاحب دھلی ۲۷۔ محمد عثمان صاحب لکھنو۔ ۲۸۔ منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ ۳۰۔ میر محمد فردوس صاحب دھلی ۳۱۔ منشی محمد عمر صاحب دھلے۔ ۳۲۔ ملک مولا بخش صاحب گورالی ۳۳۔ جناب سعد الدین صاحب لاہور۔ ۳۴۔ محمد شادیوال ۳۵۔ رحمت شادیوال۔ ۳۶۔ عبد الرحمٰن صاحب کپورتھلہ ۳۷۔ عبد اللہ خان صاحب ہوشیار پور۔ ۳۸۔ فوج خان صاحب بیرم پور۔ ۳۹۔ مولوی محمد امام الدین صاحب گولیکی ٭

اخبار احمدیہ

(ہمارے اپنے رپورٹر کی قلم سے)

۲۴- اپریل- آج ۴ بجے سے ۷ بجے تک انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کا اجلاس انجمن اسلامیہ برانچ سکول میں منعقد ہوا۔ حاضری خاصی تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد میر محمد اسحٰق صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب پر فاضلانہ تقریر کی۔ صداقت اسلام پر کیا وہ دلائل دیکر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اسکے بعد ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے "کامل مذہب" پر بولنا شروع کیا۔ بعد ازاں تمہیدی اشعار پڑھے اور کامل مذہب کے لئے حق اللہ۔ حق العباد کی نسبت کامل تعلیم ہونے کا ذکر کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ اور فیضان جاریہ کا تذکرہ کیا۔ اور اسلام کے

زندہ مذہب ہونے کا ثبوت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق جنگ کے لفظ بہ لفظ پورا ہونے کے حوالے سے پیش کیا ان کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکے نے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا کی لطیف تفسیر کرکے مسیحیت کا ذکر کیا جس سے حاضرین پر بہت اثر ہوا +

۲۵- اپریل - آج بھی انجمن احمدیہ کا اجلاس ۷ بجے سے ۱۰½ بجے تک رہا - اور مولوی غلام رسول صاحب نے قرآن کریم سے تثلیث کا ابطال کیا - اسکے بعد شیخ عبدالخالق صاحب نے اختلافات بائبل پر نہایت معقول اور حوالوں سے بھری ہوئی تقریر کی +

۱½ بجے سے پادری جوالا سنگھ صاحب کے ساتھ مباحثہ شروع ہوا - مولوی سید سرور شاہ صاحب - میر محمد اسحٰق صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب نے تقاریر کیں - الحمد للہ کہ پادری صاحب لاجواب ہو گئے - ان کا منطق - انکی لسانی اور انکی مغالطہ دہی سب بیکار ہو گئی - عربی دانی کی قلعی کھل گئی اور وہ صبح ناکام واپس جاتے ہیں +

۲- ایک طالب علم کو لکھا یا کہ سٹوڈنٹ پر بھی چندہ واجب ہے خواہ پیسہ ماہوار ہو - اور جو کچھ بھی کسی کے پاس ہو اس کے حصہ کی وصیت ہو سکتی ہے کیونکہ خدا مال نہیں دیکھتا بلکہ اخلاص دیکھتا ہے +

۳- لاہور کے کالجوں کے احمدی سٹوڈنٹس کی ایک متفقہ درخواست خلیفہ ثانی کے حضور دعا کے لئے آئی ہے - خدا قبول کرے +

۴- منشی گلاب الدین صاحب لکھتے ہیں دھرم پال ترک اسلام نہ لکھتا تو نورالدین جیسی کتاب دیکھنی کب نصیب ہوتی - پیغامی ٹریکٹ نہ نکلتے تو القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کی زیارت کیونکر ہوتی +

۵- گوبنکی ضلع گجرات سے تین چار عورتوں کی بیعت کی درخواست آئی +

۶- ایک دوست کو لکھوایا کہ دنیاوی تعلقات ان لوگوں سے جو کافر نہوں اس حد تک جائز ہیں کہ دین کا نقصان نہو +

۷- برادر محمد مستقیم صاحب پٹواری حلقہ لنگ (پٹیالہ) بیعت کی درخواست اور اسکی اشاعت چاہتے ہیں +

۸- ملک شیر محمد صاحب تبلیغ میں مصروف ہیں کوٹ رحمت خان کے تین آدمیوں کی بیعت بھیجتے ہیں +

۹- سید محبوب عالم آرہ سے لکھتے ہیں کہ اب پیغام والے کھلے الفاظ میں ہمیں مشرک کہتے ہیں کافر بھی کہدیں کیونکہ ہم انکے نزدیک فلاں فلاں سچے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں فیصلہ ہو جائے اور لکھتے ہیں کہ اب انھیں جواب کی کیا ضرورت ہے وہ جو چاہیں شائع کریں +

۱۰- برادر رسول بخش صاحب سب اوورسیر جو ہر روز ایک کارڈ بھیجتے تھے لکھتے ہیں کہ حضور کی دعا کا ایک حصہ تو انجا نہ ہی طور پر پورا ہو گیا ہے +

۱۱- ایک مجذوم غیر احمدی نے دریافت کیا ہے کہ میرا بدن پلید رہتا ہے بار بار پاک نہیں کر سکتا نہ وضو - تو کیا بے وضو نماز پڑھ لوں - فرمایا بیشک نماز چارپائی پر لیٹے لیٹے پڑھ لیں صرف تیمم کر لیں اگر ظاہری نجاست ہو تو بشرط امکان اس کا ازالہ کر لیں اور بس +

موسیٰ خان احمدی نہیں تھا

اخبار الفضل مورخہ ۱۳ و ۱۴ اپریل ۱۵ء جلد ۲ نمبر ۱۲۲ و ۱۲۳ صفحہ ۸ کے پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب اور غیر احمدی کے جنازہ کا مضمون پڑھ کر بڑا افسوس ہوا - کہ یہ لوگ مرکز قادیان کو چھوڑ کر بدظنیوں سے پُر ہو گئے ہیں - یہ جو موسیٰ خان قادیان میں بیمار رہکر مر گیا ہے - خداوند کریم کے فضل و کرم سے میں اس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ احمدی نہیں تھا - موسیٰ خان کو بیماری دمہ کی بہت تھی - موسیٰ خان کا داماد شادی کے بعد اپنے سُسرال موسیٰ خان کے پاس گیا - اور قادیان شریف میں علاج کرانے کے لئے تاکید کی - موسیٰ خان اپنے داماد کے کہنے اور تسلی پر قادیان شریف واسطے علاج کے چلا گیا لیکن جاتے وقت داماد سے یہ کہنے لگا کہ مجھے وہاں احمدی تو نہ کر لینگے - علی احمد نے کہا کہ جب تک آپکی سچائی پر تسلی نہ ہو کوئی زبردستی سے احمدی نہیں کرتا تب موسیٰ خان قادیان شریف میں گیا - اور پیغام اجل آ گیا مولوی محمد علی کو ایسی بدظنی نہیں کرنی چاہیئے تھی - اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت دیوے - اگر اسمیں شک ہو - تو موسیٰ خان کے گاؤں سے اس کے بیٹے سلطان محمد سے مولوی محمد علی صاحب دریافت کر سکتے ہیں اور موسیٰ خان کو تلونڈی میں مربع زمین ملی ہوئی ہے - مقام تلونڈی - ڈاکخانہ داؤد - براستہ جھمرہ ضلع لائلپور - اب بھی موسیٰ خان کے داماد علی احمد سے دوبارہ دوبارہ دریافت کرکے تحریر کیا جاتا ہے (جھوٹے پر خدا کی لعنت) کیا محمد علی کو موسیٰ خان لکھ کر دے گیا تھا کہ میں احمدی ہوں؟ موسیٰ خان کا بیٹا سلطان محمد قادیان شریف میں گیا تھا - اپنے والد صاحب کی وفات سنکر - امید ہے اس سے بھی دریافت کیا ہوگا - موسیٰ خان احمدی نہیں تھا +

والسلام - مسکین صوفی محمد گلاب الدین احمدی موضع جگت پور چک ۹۶ ڈاکخانہ کانیاں والا - براستہ سمندری ضلع لائلپور +

بقیہ مضمون صفحہ ۳

انکے علاوہ اب اس صوبے کی کیفیت سنئے جو روسی لشکر کا قبضہ ہے یعنی صوبہ گلیشیا - اسکی نسبت لکھا ہے "وہ تمام زرخیز علاقہ چٹیل میدان اور صحرا بن گیا ہے - ۱۰ لاکھ سے زائد شہری ترک وطن پر مجبور ہو چکے ہیں وہ ایسے سخت افلاس و ناداری کی حالت میں ہیں کہ تن کے کپڑوں کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں - ایسی ایسی عورتوں نے آکر پناہ لی کہ انکے شیرخوار بچے بلک بلک کر ہلاک ہو چکے تھے"

ایک اور نامہ نگار اسی علاقہ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ "ایک سو اسّی میل میں جنگ کا خونی دریا بہہ رہا تھا - طرفین سے پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ لاکھ انسان مصروف پیکار تھے" +

آہ! یہ ہے دُنیا کی بیتاب کرنے والی حالت اور تباہی و بربادی کا منظر یہی تھا جسے قبل از وقت دیکھ کر خدا کے مسیح کا دل بے تاب ہوا - اور یہی تھا جسکی نسبت حضور نے فرمایا :- ؎

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

بے خبر دُنیا! تو اس محسن اور ہمدرد کی آواز پر لبیک کہہ اور اس کے دعاوی پر ایمان لا - کیونکہ تیری مصیبت کو اس نے قبل از وقت دیکھا اور اس کا علاج بھی بتایا +

پس غور کرو - اور ایمان لاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۹- اپریل ۱۵ء

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بیتاب ہے

جو شعر آج کے لیڈر کا زیب عنوان ہے وہ خدا کے برگزیدہ مسیح کی زبان صدق ترجمان سے اُسوقت نکلا اور زیب قرطاس ہوا تھا جب اٹایانِ فرنگ امن دامان کی مستقل بحالی کے سامان کر رہے تھے ہیگ کے محلِ امن کی تعمیر عمل میں آ رہی تھی اور دنیا کے امن کو قائم رکھنے کا سب سے بڑا حامی "شاہ امن جو" زندہ تھا دُنیا کا علم دنیا کا مال دُنیا کا جاہ وحشم دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا تھا اور اہل دنیا مادہ پرستی کے بُت کی پوجا میں اسقدر محو تھے کہ انکو مآل کار کا کوئی خوف نہ تھا وہ خوابِ غفلت میں اسقدر بدمست تھے کہ انکو دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہ تھی ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے بیسویں صدی کے مسیح اور آخری ایام کے نبی کو وہ کچھ دکھایا جو دس برس بعد معرض ظہور میں آنا تھا۔ اور جو اس خواب غفلت میں سونیوالے گنہگار انسانوں کی شامت اعمال کا نتیجہ تھا ایسے وقت اس برگزیدہ بارگاہ اللہ نے "شہروں کو گرتے" اور "آباد مقامات کو ویران ہوتے" دیکھا اور فرمایا کہ دُنیا پر ایک ایسا تباہی کا وقت آئے گا کہ جسکی "پیدائش عالم کے وقت سے آجتک نظیر نہیں ملتی" یہ الفاظ دراصل اُن تمام مناظر کا قبل از وقت نقشہ اور ان تمام خونین میدانوں کا خاکہ تھے جو آج روئے زمین پر اپنا چہرہ دکھا رہے ہیں اور جنکو دیکھ کر ہر دردمند دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے۔

پس اس تڑپ کو اس مقدس انسان کے دل نے اُسوقت محسوس کیا جب ان واقعات کا آسمان پر تو فیصلہ ہو چکا تھا مگر زمین پر ظاہری حالات کے ماتحت انکے امکان کا بھی شائبہ نہ ہو سکتا تھا۔ اور فرمایا

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

اب مسیح موعود کی اس تڑپ کو ایک طرف رکھئے اور واقعات ذیل کو دوسری طرف جگہ دیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ احمدؑ کا قلب صافی کیوں بے تاب تھا۔

جس بلجیم کی حمایت میں آج رود بار کے کنارے پر خون کی ندیاں بہائی جا رہی ہیں اُسکی تباہی و بربادی کا حال صرف اس امر سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کی بربادی کا حوالہ دیتے وقت یورپین اخبارات اسے

بلجیم کی شہادت

سے تعبیر کرتے ہیں اور تازہ خبر ہے کہ اہل بلجیم نہ صرف اپنا ملک برباد کر رہے ہیں اور اکثر بے خانماں ہو کر بے وطن زندگی گذار رہے ہیں بلکہ وہ اپنے ملک کے اندر ہی جسقدر رہتے ہیں قحط و ظلم کا شکار ہیں۔ اور آجکل تو جرمنی نے بلجیم کا بیرونی دنیا سے قطع تعلق کرا دیا ہے۔ اور ریوٹر برقی خبر دیتا ہے:

"کہ بلجیم کے ساتھ تمام قسم کی خط و کتابت بند کر دی گئی ہے اور تمام مسافر خواہ ان کے پاس پروانہ راہداری ہی کیوں نہ ہو۔ سرحد پار جانے سے روکے جاتے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجی نقل و حرکت کے باعث یہ احکام نافذ کئے گئے ہیں"

اب اور ملاحظہ ہو کہ جس سرویا کی خاطر روس میدانِ جنگ میں اُترا۔ اور سلافی قوم کی حمایت کا بیڑا اٹھایا اسکی کیا حالت ہے تازہ ترین ولایتی ڈاک سے آئے ہوئے اخبارات مظہر ہیں کہ سرویا کی حالت دردناک ہے اور جن لوگوں کو آجکل سرویا میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ دردناک نظارہ ان لوگوں کی واپسی کا تھا جو کچھ عرصہ بے وطن رہنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس چلے آئے تھے لیکن اپنے مساکن کو بالکل تباہ و برباد پا کر غربت کا ٹکڑہ کھانے کو بے وطن ہو رہے تھے اکثر کاشتکار سڑکوں پر اور دیہات میں فاقہ کشی کا شکار ہو رہے ہیں۔ پھر ایک بیلجین لکھتا ہے "ہم نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کی موت پر اشکبار ہے بچے فاقہ کشی اور موسم کی سختی سے ہلاک ہو گئے تھے خود بیچاری ماں بھی قریب المرگ تھی۔ ایک افسر نے دو بچوں کو دیکھا جنکی ماں فاقہ سے مر چکی تھی۔ جولائی میں شاباز سرویہ کا زرخیز ترین علاقہ تھا مگر اب یورپ میں اس سے زیادہ افلاس زدہ علاقہ کوئی اور نہ ہوگا۔ شہر شاباز میں چاروں طرف سناٹے کا عالم تھا۔ بازاروں یا مکانوں میں کوئی متنفس موجود نہ تھا۔ یہ شہر سرویا کا سب سے زیادہ مالدار شہر تھا مگر اب تباہ و برباد ہو گیا ہے آسٹریوں نے قتل عام بھی کیا بعض کی آنکھیں نکال کر مارا اور لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے بعض کو مکانات کے اندر بند کر کے جلا دیا۔ فرقہ اناث کو عذاب ساقی کی بعض مثالیں ایسی وحشیانہ ہیں کہ معرض تحریر میں نہیں آ سکتیں" پھر ایک اور ڈاکٹر صاحب سرویا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "مجھے یقین ہے کہ دُنیا میں آج ایک بھی ایسا ملک نہیں جو اسقدر خطرناک حالت میں ہو۔ جیسا کہ سرویا ہے اور کسی ملک کو بھی اس قدر مدد کی ضرورت نہیں جسقدر سرویا کو ہے اور یہ مدد ایک طرف نہیں بلکہ ہر سمت درکار ہے" ایک سروین پادری حسب فرماتے ہیں "ظالم آسٹریا نے ہمپر بلجیم سے زیادہ تباہی اور ظلم کیا ہے اور جرمنوں سے زیادہ اپنی وحشت اور تندخوئی کا ثبوت دیا ہے" اب اور لیجئے کہ وہ بدقسمت ملک جس کا نام پولینڈ ہے اور جسکی خودمختاری کے لئے روس جرمنی اور آسٹریا تینوں اپنی اپنی جگہ کوشش کرنے کے مدعی ہیں۔ اس کی حالت زار حسب ذیل ہے:-

موسیو ہنری ہیں کیوریز نے ڈیلی نیوز کے نامہ نگار سے پولینڈ کی مصیبت کا ذکر کیا ہے۔ آپکی نسبت صاحب موصوف رقمطراز ہیں۔ موسیو سین کیوریز نے موت تباہی اور بربادی کا جو نقشہ میرے روبرو کھینچ کر دکھایا ہے اس سے زیادہ خوفناک نقشہ کبھی میرے پیش نظر نہیں ہوا وہ کہتے ہیں کہ تاریخ میں اسکی مثال بصد تلاش نہیں مل سکتی۔ صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا "ہمارا وطن محاربات یورپ کی وجہ سے مرغیوں کی مالی بنا ہوا ہے اور ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک تباہ و ویران ہو گیا ہے ہمارے ۱۵ لاکھ آدمی متحاربین کی افواج میں شامل ہو کر برادرکشی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ہماری مصیبت بہت بڑی ہے ۱۵ ہزار گاؤں نیست و نابود ہو گئے ہیں ایکہزار گرجے تباہ ہو چکے ہیں۔ ہزارہا عورتیں اور بچے برف و سردی سے ٹھٹھر کر ہلاک ہو رہے ہیں معصوم بچے اپنے کمزور و نحیف بازو پھیلا پھیلا کر اپنی ماؤں سے روٹی کا ٹکڑا مانگتے ہیں لیکن پولینڈ کی مائیں انھیں کیا دے سکتی ہیں ان بیچاریوں کے پاس بجز آنسوؤں کے رکھا ہی کیا ہے قلمرو پولینڈ کا رقبہ ۱۲۷۵۰۰ مربع کیلومٹر ہے اسمیں سے ایک لاکھ مربع میل افواج آسٹریا و جرمن کے پاؤں تلے روند ڈالا ہے زراعت و تجارت تباہ اور برباد ہو گئی ہے ۴ لاکھ آدمی روٹی تک کے محتاج ہیں" اسکے

گوجرانوالہ میں ہمارے مبلغ

گوجرانوالہ سے یہ خبر پہنچی کہ وہاں عیسائیوں کا جلسہ ہے اور تنقید کے واسطے انہوں نے وقت دے رکھا ہے اسپر فی الفور حضرت خلیفۃ ثانی اپنے بعض خدام کو بھیجا۔ جو گفتگو وہاں ہوئی اسکا خلاصہ ناظرین تک پہنچایا جاتا ہے (ایڈیٹر)

(۱)

پہلے برکت مسیح نام ایک پادری نے ایک یورپین پادری لائل پور کے انگریزی لیکچر کا خلاصہ بیان کیا کہ بائبل کی صداقت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ سب سے زیادہ اس کی اشاعت ہوتی ہے اور اسمیں خدا کا پتہ دیا جاتا ہے وغیرہ اور اسپر ۵ منٹ تردید کے لیئے ملے۔

مکرمی میر محمد اسحاق صاحب نے نہایت ہی پر جوش اور عمدہ طریق سے اسپر تین جرح کیں۔ نمبر ۱۔ صداقت ہمیشہ صداقت ہی ہوتی ہے پس اگر یہ صداقت کی دلیل ہے تو پھر مسیح اور حواریوں کے زمانہ میں اور اسکے بعد کے زمانہ میں یہ دلیل نہ تھی بلکہ انجیل کی صداقت کے خلاف تھی نمبر ۲۔ اصولی طور پر صداقت کے دلایل اس کتاب میں ہونے چاہئیں لیکن یہ دلیل نہ بائبل میں ہے اور نہ مسیح اور حواریوں وغیرہ نے دی۔ نمبر ۳۔ اگر یہ دلیل ہے تو پھر ناول وغیرہ مضر اشیا کی اس سے بھی زیادہ اشاعت ہے۔ اسپر پھر وہی پادری اٹھا اور اُس نے کہا کہ یہ کوئی دلیل نہ تھی بلکہ یونہی ایک بات بیان کی تھی۔ مگر مجھے بڑا افسوس ہے کہ ایک اس قرآن کا ماننے والا جو کہ بائبل پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے وہ بائبل کو ناولوں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہے۔ اور اصل دلیل تو اسکی صداقت کی یہ ہے کہ یہ خدا کا پتہ دیتی ہے وغیرہ۔ اسپر میر صاحب نے پہلے اسکا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے خود تسلیم کر لیا کہ یہ کوئی بڑی دلیل نہیں اور جن چیزوں کو دلیل کہا ہے وہ بھی مجرد دعوے ہے اور قرآن مجید اس انجیل کی تصدیق کرتا ہے جو کہ مسیح کو ملی اور اسپر الہام ہوئی نہ وہ جو کہ متی وغیرہ نے لکھی۔ نیز اسکی جو کہ اعبدوا اللہ ربی و ربکم کی تعلیم دیتی تھی نہ اسکی جس کی نسبت لقد کفر الذین الخ فرماتا ہے۔ پھر وہ پادری تو رہ گیا۔ اور پادری جوالا سنگھ کو کھڑا کیا گیا تو اسنے کہا یہ کوئی دلیل نہ تھی بلکہ اسکا یہ مطلب تھا کہ اس ترقی کے زمانہ میں اسکی کثرت اشاعت ہے جو اس ترقی کے زمانہ میں نہ ہوتی۔ اور قرآن مجید نے جو توحید بیان کی ہے یہ ممکن محال عقلی ہے۔ کیونکہ واحد سے کثرت صادر نہیں ہو سکتی۔ انجیل نہ بائبل اگر یہ نہیں تو اصل دکھانا آپ کا فرض ہے۔

میر صاحب نے بتلایا کہ آپ نے بھی تسلیم کر لیا کہ یہ دلیل نہیں ہاں اسکا مطلب بدلا کر کچھ اور بتایا ہے حالانکہ یہ کوئی خوبی نہیں کیونکہ اس ترقی کے زمانہ میں ناولوں اور شراب وغیرہ کی بھی کثرت ہے اور وہ مضر ہیں۔ اور اس بائبل کا بتانا ہمارا فرض نہیں عیسائی کہلانے کی خبر دینے والی کتابیں کہاں ہیں۔ اسی طرح کشتی نوح میں ہے کوئی بائبل یا قرآن کی بات نہیں جس فلسفہ کی یہ بات ہے اُسنے خود اس کی تردید کی ہے پھر یہ اسکی نسبت ہے جو فاعل بالارادہ نہ ہو اور خدا فاعل بالارادہ ہے

(۲)

آج رات کے ۱۲ بجے پادری جوالا سنگھ کی تقریر تثلیث پر شروع ہوئی۔ رنگ وہی تھا کہ سب منطقی الفاظ تھے نہ سامعین کو کوئی بات سمجھ آتی اور نہ بانیان جلسہ کو۔ خلاصہ تقریر کا یہ تھا کہ صفات الٰہی یا منقسم ہونگی یا منفصل یا منتزع۔ تو اگر خدا کو اسلامی توحید کے مطابق واحد اور بسیط من کل وجوہ تسلیم کیا جائے تو یا ذات الٰہی میں تکثر اور تعدد وجب اور احتیاج الی الغیر لازم آئے گی یا صفات بالکل محض فرضی اور اختراعی ہونگی اور اسی طرح آریہ کی توحید پر بھی یہ محال لازم آئے۔ دوم الواحد لا یصدر عنہ الا واحد مسلمہ قاعدہ ہے پس اسکے مطابق بھی اسلامی توحید غلط ثابت ہوتی ہے۔ تو جب یہ اسلام اور آریہ کا عرفان معقولات کی رو سے باطل ہوا تو عیسائی تثلیث اور عرفان بقاعدہ دلیل خلفی ثابت اور کامل ہے۔

۱۲ بجے دن کے مولانا سرور شاہ صاحب نے بتایا کہ پادری صاحب کا بائبل کو چھوڑ کر فلسفہ قدیم کی پناہ لینا یہ عملی شہادت ہے۔ اسلام کے مقابلہ میں اور عرفان الٰہی میں بے کار ہونے کی اور یہ قرآن کی عین فتح ہے۔ نیز اگر یہ دلائل حق ہیں تو پھر بائبل میں ضرور ہو جانے چاہئیں لیکن ہر گز نہیں ہیں سوم یہ کہ اگر ان مسئلوں کے خدا کے بارہ میں استعمال کرنے اور دلیل بنانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے اور نتیجہ دلیل کے ساتھ لازم ہوتا ہے تو بھی فلسفہ کی کتابوں میں جب ان دو دلیلوں کو خدا میں استعمال کیا ہے تو ضرور ان کتابوں میں یہ نتیجہ درج ہونا چاہیئے کہ خدا ایک اور بسیط نہیں بلکہ تثلیث اور اقالیم ثلثہ سے مرکب ہے لیکن انہوں نے ان دلائل سے خدا کو واحد اور بسیط ہی ثابت کیا ہے۔ چہارم یہ کہ خود تو خدا کو مرکب اثلیث مانتے ہیں اور محتاج مانتے ہیں اور سوال دوسروں پر کرتے ہیں کہ لازم آئے گا کہ خدا مرکب ہے۔ پس جو دو طریقے اسلامی خدا کے ابطال کے لیئے پادری صاحب نے پیش کیئے ہیں وہ اسلام کے خدا کا ابطال نہیں کرتے بلکہ مسیحی خدا کا ابطال کرتے ہیں۔ پنجم دلیل خلفی میں ایک ایسی چیز کا ابطال ہوتا ہے جس کے ابطال سے دوسرے کا ثبوت لازم آتا ہے۔ نہ مطلق۔ کیا یہ ثابت کرنے سے کہ فلاں کی آنکھ نہیں یہ ثابت ہو جائے گا کہ زید کی آنکھ ہے اسی طرح اسلامی توحید کے ابطال سے مسیحی مذہب کا حق ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اسپر اس نے اٹھکر بالکل وہی تباہی باتیں بیان کیں اور مولانا شاہ صاحب کی کسی بات کا جواب نہ دیا جسکو اچھی طرح سب نے محسوس کیا۔ اسکے بعد مولانا شاہ صاحب نے پھر بتایا کہ میری باتوں کا جواب بالکل نہیں آیا اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کا یہ جواب ہے۔ اسپر پریذیڈنٹ نے اس تسلسل کو مضر خیال کرکے یہ عذر پیش کیا کہ پادری صاحب ۱۵ منٹ بات کرینگے اور پھر آریہ صاحبان کو وقت دیا جاتا ہے۔ اسپر بہت کچھ کہا گیا لیکن اس نے نہ مانا۔ ہاں پادری جوالا سنگھ نے ایک یہ افترا بھی کیا کہ مرزا صاحب نے حدیثوں کے پرخچے اڑائے ہیں۔ باقی اور کچھ جواب نہ دیا۔

آریوں کے وقت کے ختم ہونے کے بعد پھر انہوں نے ۵ منٹ دیئے تو میر محمد اسحٰق صاحب نے کھڑے ہو کر مولانا صاحب کی باتوں کو پھر پیش کرکے کہا کہ ان کا اب تک پادری صاحب نے جواب نہیں دیا۔ اور یہ فیصلہ کن باتیں ہیں۔ بائبل میں ہے کہ تم کسی پر الزام نہ لگاؤ ورنہ تجھپر الزام لگایا جاوے گا۔ ہمارے خداوند مسیح نے تو ہرگز حدیث کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اور قادیان میں حدیث پڑھائی جاتی ہے۔ ہاں ان کے خداوند مسیح نے شریعت کو لعنت کہکر اسکو اپنے کاندھے سے اتار پھینکا ہے اسکے بعد پھر ۵ منٹ پادری نے کچھ کہا لیکن نہ ان باتوں کا جواب دیا اور نہ افترا کا کچھ جواب دیا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ میر صاحب نے حضرت اقدس کا ذکر بہت عمدگی کے ساتھ کیا اور ساتھ ہی غلط فہمی کو بھی رفع کیا کہ خداوند ہم عیسائیوں کی طرح بمعنے خدا نہیں بلکہ بمعنی صاحب کہتے ہیں۔ اور وہ ہمارے امام ہادی اور راہبر تھے۔

ایک شیعہ مجتہد سے گفتگو

حافظ روشن علی صاحب کی گفتگو ایک شیعہ عالم سے ہوئی چونکہ نہایت دلچسپ اور سبق خیز ہے اسلئے اپنے معزز رپورٹر کی رپورٹ سے نقل کی جاتی ہے تا ناظرین الفضل فائدہ اٹھا سکیں۔ (ایڈیٹر)

مجتہد - آپ کا کہاں سے آنا ہوا۔

حافظ صاحب - ہندوستان سے۔

م - آپ کا مذہب کیا ہے۔

ح - مذاہب تو مجتہدین کے ہوا کرتے ہیں۔ عام لوگوں کا کیا مذہب۔

م - موجودہ قرآن کو مانتے ہو۔

ح - قرآن کو تو مانتا ہوں لیکن موجودہ قرآن بتلایئے تو پھر کہہ سکتا ہوں۔

(م) ایک قرآن قادیانیوں اور ایک بابیوں نے بھی بنا لیا ہے۔

(ح) یہ بات آپ ہی سے سنی ہے کیا وہ قرآن بابی اور قادیانی آپ کے پاس ہے۔

(م) میرے پاس تو نہیں لیکن ایک بزرگ کے پاس سے لیکر پڑھ آیا ہوں

(ح) کچھ ان کی کیفیت بتایئے کہ قادیانیوں کا کے پارہ کا قرآن ہے۔

(م) قادیانیوں نے احادیث قدسیہ کو جمع کیا اور قرآنی آیات کے وَاسِل کو کاٹکر ان کے آخر میں لگا دیا۔ پارہ تو نہیں کہہ سکتا لیکن کئی سورتیں بنالی ہیں۔ بابیوں نے قرآن ایسا بنایا ہے کہ عنوان تو سہل لیکن عبارت میں الفاظ ایسے نادر رکھے ہیں کہ کسی لغت میں نہیں ملتے

(ح) یہاں بابی یا قادیانی ہیں؟

(م) بابی تو شاید ہی کوئی ہو۔ قادیانیوں کا بہت شور ہے۔ یہاں کوئی تیس ہزار کے قریب ہیں۔

(ح) میں تو ایک مسئلہ کی تحقیق کے لیے آیا تھا۔ امام غایب کے متعلق لوگ پوچھتے ہیں کہ اُکی ضرورت کیا ہے۔ اور اوس کی حیات کا ثبوت کیا ہے۔ مگر یہ نئے قرآنوں کا ذکر بہت بڑی حیرت میں ڈالتا ہے ہم تو یہی جانتے تھے کہ قرآن کی مثل کوئی نہیں بنا سکتا۔ لیکن یہ قادیانیوں اور بابیوں نے کس قدر غضب ڈھایا ہے۔ اِس سے اسلام کے پاس تو کچھ نہ رہا۔

(م) قرآن کی مثل تو نہیں بنایا یونہی نام قرآن رکھ لیا ہے۔

(ح) قرآن کو تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ کچھ آیتیں ہیں اور عربی ہے جو نظم و ترتیب ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اسطرح قادیانیوں نے بھی بنا لیا تو قرآن بے مثل کس بات میں ہے۔

(م) قرآن بے مثل اس بات میں ہے کہ اسکا ہر پہلا جملہ دعوے ہوتا ہے اور دوسرا جملہ اُسکی دلیل ہوتی ہے پھر اسی دوسری دلیل کو تیسرے جملہ میں دعوے بناتا ہے اور چوتھے جملہ میں اسکا اثبات کرتا ہے۔ یہی سلسلہ قرآن کریم کا بے مثل ہے جیسے الحمد للہ دعوے۔ رب العالمین دلیل۔ اور رب العلمین دعویٰ متعدد اور الرحمٰن الرحیم دلیل پھر مالک یوم الدین اس کی دلیل اور اس کی دلیل ایاک نعبد الخ۔

(ح) یہ آپنے جو بے مثلیت کے متعلق دعویٰ کیا ہے اِس کا اثبات بہت مشکل ہے۔ جب تک کہ اسکی کئی مثالیں آپ پیش نہ کریں۔

(م) بہت بڑا وقت چاہیئے۔ مثالیں تو پیش کر سکتا ہوں۔

(ح) اصل مطلوب امام غایب کے متعلق بیان فرماویں۔

(م) قرآن اور حدیث اور عقل سے اس کا اثبات کرتا ہوں اس شخص کے لیئے جو توحید۔ عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت کا اقرار کرے۔

(ح) یہ سب باتیں مسلم ہیں آپ دلایل بیان کیجئے۔

(م) حیات امام غایب کی دلیل اول تو استصحاب ہے یعنی کسی چیز کے متعلق جو ہمارا یقین ہے وہ نہیں بدل سکتا جب تک کہ اُس کی جگہ اُسکے خلاف کوئی یقین نہ ہو۔ چونکہ امام بارہ سال تک ظاہر زندہ تھے پھر اون کی وفات کا ہمیں علم نہیں ہوا تو ہمارے اس یقین کو کہ ہم انکو زندہ ہی جانتے ہیں کون بدلا سکتا ہے

(ح) جس عورت کا شوہر غایب ہو اُسکے تقسیم میراث اور اجازت نکاح ثانی عورت کو کیا دیا جائے گا۔

(م) ایک سو بیس برس میعاد ہے جس سے اسکی معلوم عمر وضع کیجائیگی

(ح) امام غایب کی عمر ۱۲ سال معلوم ہے وہ وضع کیجئے بعد الغیوبت ۱۰۸ برس کے بعد ان کی وفات کا حکم کیجئے۔

(م) وفات تو ہو نہیں سکتی جب تک دوسرا امام قایم نہ ہووہ نہیں اسلیئے حیات ثابت ہے۔

(ح) کیا ائمہ میں مثل انبیاً فاصلہ ناممکن ہے کہ اگر امام مشہود نہو تو غایب مانیں۔

(م) اتصال ضروری ہے۔

(ح) دلیل کیا ہے۔

(م) فللہ الحجۃ البالغۃ۔ ہر وقت امام ہونا چاہیئے تاکہ کوئی کافر عذر نہ کرے کہ مجھے امام معلوم نہیں یا میرے زمانہ میں امام نہ تھا۔

(ح) ان الفاظ میں امامت نہیں نکلی اور نہ مذکورہ ضرورت اُس سے پوری ہوتی ہے کیونکہ حجت تو وہ ہے جو بالغہ ہو یعنے ہر جگہ پہنچے مگر امام تو نابالغ ہی غایب ہو گئے۔ وہ کسی کے پاس نہ پہنچے ہیں نہ پہنچ سکتے ہیں۔ کافر چھوڑ کسی مومن کو بھی معلوم نہیں۔ کہ اُن سے کسی کو فایدہ ہے۔

(م) خدا غایب ہے تو کیا اُس سے بھی انتفاع نہیں ہے۔

(ح) قیاس مع الفارق ہے۔

(م) اللہ اور اس کے رسولوں میں تو فرق جایز نہیں۔ کیونکہ یفرقون بین اللہ و رسلہ کو اولئك هم الكافرون حقا کا خطاب ہے۔

(ح) اِس سے یہ مراد نہیں بلکہ تفرقہ فی الایمان ہے کہ بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا اگر تفرقہ بوجہا بھی جائز نہیں تو وہ اللہ کیوں بنا اور یہ رسول کیوں بنے وہ خالق یہ مخلوق تمام لوازمات بشریہ کے مورد اور وہ صمد۔

(م) فرق کرنا تو جائز نہیں۔

(ح) فرق ضروری ہے لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ آپ کوئی اور دلیل پیش کریں جس سے ضرورت یا حیات ثابت ہو۔

(م) لیجئے لتركبن طبقا عن طبق کہ ضرور تم ارتکاب کروگے ایک مطابقت کا بعد دوسری مطابقت کے پس جو امم سابقہ میں واقعات ہوں اُن کا وقوع اس امت میں ضروری ہے چونکہ اُس امت میں تین آدمی مسیح خضر۔ الیاس غایب بالحیات ہیں یہاں بھی ضرور ہونا چاہیئے۔

(ح) طبق کے معنی اگر آپ مطابقت لیتے ہیں تو اول خطاب امت کی طرف ثابت کیجئے پھر اگر مطابقت تامہ ہے تو پھر یہاں تین آدمی غایب ہونا چاہئیں۔ اور وہ سب امور جو بنی اسرائیل میں فرداً فرداً ہوئے ہیں وہ یہاں ہونے چاہئیں۔ اور اگر مطابقت ناقصہ مراد ہے تو پھر ایک امام غایب کا ہونا بھی ضروری نہیں

(م) آدم سے لے کر قیامت تک نبی یا اُس کا وصی یا وصی الوصی علی التسلسل موجود ہوتا ہے۔ پس اگر امام غایب کو نہ مانا جائے تو تسلسل ٹوٹتا ہے۔

(ح) بنی الفاسد علی الفاسد کوئی اور دلیل پیش کیجئے۔

(م) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ چونکہ ابتک کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس نے دین کو دوسرے ادیان پر ایسا غالب

کیا ہو جس سے دو دین ست جائیں وہ غلبہ بالسیف ہے اسلئے کسی ل کا انتظار ہے جو اسکا مصداق بنے۔

(ج) اس سے امام غایب ثابت نہ ہوا۔ جیسے رسول کا آپ انتظار فرماتے ہیں وہ مثل رسل سابق کبھی پیدا ہو اور مبعوث ہو جائے غار میں چھپ کر بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے دوسرا غلبہ بالسیف سے دین کا دین پر غلبہ نہیں ہوتا کیا زید اور عمر کا مذہبی تنازع ہے کہ کس کا مذہب سچا ہے ایک دوسرے کی گردن اڑا دے تو اس سے کیا مقتول کا دین سچا اور غالب ہو جائے گا پھر تو جیسے عیسائیوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے انہوں کا دین تو سچا اور غالب ہو گیا غلبہ بالسیف اہل الدین کا اہل الدین پر ہو سکتا ہے نہ دین کا دین پر دین کے غلبہ کے لئے تو غلبہ بالحجت چاہیئے نہ بہ شمشیر۔

(د) بے شک غلبہ بحجت ہوتا ہے لیکن جو مغلوب بالحجت ہوتا ہے وہ فوراً اپنے دین کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور غالب دین کو اختیار کرتا ہے اور اگر وہ عناداً قبول نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

(ج) مغلوب کا قایل ہونا ضروری نہیں۔ لوگ ایک امر کو سچا سمجھتے ہوئے بھی اس امر کا انکار کرتے ہیں جیسے وجحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم ظلماً و علواً۔ علاوہ ازیں ظاہر لڑائیوں میں دنگلوں میں جس کا غالب و مغلوب ہونا آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اسے بھی قبول نہیں کرتا تو حجت کا غلبہ جو امر عقلی ہے اس پر اپنے مذہب کی تبدیلی کیونکر کر سکتا ہے ✤

چند سوالات کے جواب

ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے کہ جنہیں احادیث ہم اپنے محدود و ناقص علم سے صحیح سمجھیں اُن کے مقابلہ میں مسیح موعود کی وحی دہاں وہ وحی جسکے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ وحی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کی طرح شبہات سے پاک منزہ ہے) رد کر دینے کے قابل ہے اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ اسطرح تو اسے مسیح موعود کے دعاوی صادقہ سے بھی انکار کرنا پڑے گا وہ احادیث جن سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں مگر خدا کے مامور نے جب اپنے دعوے کا صدق الہامات کے ذریعہ پیشگوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپکو حکم و عدل مان لیا اور جس حدیث کو آپ نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی۔ اور جسے آپنے متشابہ قرار دیا اُسے ہم نے محکم کے تابع کر لیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی کیونکہ حدیث تو راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی اور ہمکو معلوم نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت کیا فرمایا مگر خدا کا زندہ رسول جو ہم میں موجود تھا اسنے خدا سے یقینی علم پاکر ہمیں امر حق پر اطلاع دی اور جب وہ اتباع کامل نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے گی۔ تو ہم اسے قابل تاویل سمجھیں گے اسلئے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود سے سنیں وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں جسے حدیث نبوی بتایا جاتا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ اس مسئلہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ پیغامی فریق آہستہ آہستہ مسیح موعود سے انکار کرتا جاتا ہے چونکہ وہ آپ کو نبی نہیں مانتے اور وحی میں صریح طور پر یا ایہا النبی آیا ہے اسلئے وہ خدا کی وحی کو لانبی بعدی کے غلط معنوں کے مقابلہ میں چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اور یہ اظہار خیالات انکی تمہید ہے احباب کے اطمینان کے لئے ان سوالات کا جواب حضرت خلیفہ ثانی سے حاصل کر کے شائع کیا جاتا ہے جس کے لئے ہم برادر محمد عثمان لکھنوی کے مشکور ہیں ✤ (ایڈیٹر)

بجناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل زاد لطفہٗ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نے چند سوال حضرت فضل عمر جناب خلیفۃ المسیح ثانی رض کی خدمت میں پیش کئے تھے جن کے جواب حضرت صاحب نے ازراہ کرم و بندہ نوازی مرحمت فرمائے ہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ اخبار کے ناظرین تک بھی پہنچ جائیں۔ فقط۔

۱۔ آیات قرآن مجید۔ الہامات حضرت مسیح موعود۔ قول و فعل رسول کریم قول و فعل مسیح موعود ان چاروں میں باہم کیا نسبت ہے یعنی مقدم کسکو رکھا جائے۔

جواب ۔ از حضرت خلیفۃ المسیح ۔ قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اسلئے مقدم رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ قول و فعل رسول کریم اور مسیح موعود بھی ایک ہی ہیں لیکن چونکہ مسیح موعود حکم و عدل ہے اسلئے پہلے قول کی سچی تفسیر ہو گا۔ اور فعل فعل کا ✤

۲۔ جب ایک حدیث جو محدثین کے اصول کے مطابق صحیح قرار پا جائے اور الہام مسیح موعود میں تخالف ہو تو مقدم کسکو کیا جائے حدیث کو یا الہام مسیح موعود کو ✤

جواب۔ از حضرت خلیفۃ المسیح ۔ حدیث تو بیسیوں راویوں کے پھیر سے ہمیں ملی ہیں اور الہام براہ راست اسلئے الہام مقدم ہے نہ اسلئے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے معتبر ہے بلکہ اس لئے کہ اسکے راوی اُسکے راویوں سے معتبر ہیں ✤

۳۔ جب ایک حدیث (جو صحیح سمجھی جاتی ہو) اور قول مسیح موعود میں بظاہر تخالف ہو تو مقدم کسکو کیا جائے گا

جواب ۔ مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلعم کے مُنہ سے نہیں سنی۔ سچی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔

۴۔ نبی کریم اور مسیح موعود کے اقوال میں تطبیق کا کیا طریق ہے یعنی بصورت ظاہر طور پر اختلاف کے مقدم کسکو رکھا جائے۔

جواب ۔ جسطرح قرآن کریم میں محکمات اور متشابہات ہیں اسی طرح اقوال آنحضرت صلعم اور اقوال مسیح موعود میں بس اسی معیار سے فیصلہ ہو گا۔

۵۔ کیا مسیح موعود کا قول و فعل ایسا ہی بنیاد شریعت و بنیاد عقیدہ نہیں جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا۔

جواب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل بنیاد شریعت ہے اور مسیح موعود کا قول و فعل تفسیر شریعت۔ فقط ✤

خادم محمد عثمان احمدی قادیانی ثم لکھنوی
نزیل مدینۃ المسیح - ۲۵ - اپریل ۱۹۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح و المہدی نے ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو مرحمت فرمایا

(نوشتہ غلام نبی بڈنوی)

قل لمن ما فی السموات والارض قل للہ ۔ کتب علی نفسہ الرحمۃ لیجمعنکم الی یوم القیمۃ لا ریب فیہ ۔ الذین خسروا انفسہم فہم لا یؤمنون ۔ ۶-۱۲-

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان جو مختلف مذاہب نے کیا ہے اسمیں بہت بڑا فرق نظر آتا ہے ۔ ہر مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے لوگوں سے کچھ علیحدہ ہی باتیں بیان کرتے ہیں بعض مذاہب نے تو اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت سے انکار کر دیا ہے ۔ بعض نے اسکی وحدانیت سے انکار کر دیا ہے ۔ بعض اسکی رحمانیت کے منکر ہیں اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسکے صدق سے بھی انکار کر دیا ہے غرضیکہ مختلف خیالات کے پھیلانے والے مذاہب میں کسی مذہب نے خدا کی کوئی صفت باطل قرار دیدی ہے ۔ اور کسی نے خدا کی طرف کوئی گند منسوب کر دیا ہے لیکن اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ تمام صفات حسنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا اور تمام بدیوں اور نقصوں سے پاک ٹھیراتا ہے اور یہ اسلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے ۔ ہر ایک انسان آسانی سے اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جو نیکیاں اور صفات حسنہ مخلوق میں ہوں کسطرح ممکن ہے ۔ کہ وہ اس مخلوق کے خالق میں نہ ہوں ضرور ہے ۔ کہ اسمیں پائی جائیں ۔ اور بہت زیادہ پائی جائیں لیکن بہت سے مذاہب نے اس بات کی پرواہ نہیں کی ۔ اور ان کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان مذاہب کی کتابوں اور عقاید میں انسانوں نے اپنی طرف سے باتیں بنا کر ملا دیں ۔ یا وہ مذہب ہی سرتا پا خود ساختہ ہیں ۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو کسی زمانہ میں قایم نہیں کیا ۔ ان دو وجوہات سے مختلف مذاہب میں گند پیدا ہو گیا ہے ۔ ان کے مقابلہ میں اسلام خدا تعالیٰ کا نازل کردہ مذہب ہے اور پھر قرآن شریف میں کسی انسان کا نہ دخل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ۔ اسلئے قرآن شریف آج بھی اسی طرح ہے جسطرح کہ اترا تھا ۔ اس وجہ سے اسلام ہر طرح کے گندوں سے پاک اور صاف ہے لیکن مسلمانوں نے اپنی سمجھ اور علم کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو تمام صفات حسنہ والا مانتے ہوئے اسکی بعض صفات کیطرف توجہ نہیں کی ۔ ایسے لوگ یہ قیاس کر لیتے ہیں کہ جیسے ہم ایکدوسرے سے سلوک کرنے کے جذبات کو کام میں لاتے ہیں ۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ بھی اپنی مخلوق کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے یا یہ لوگ رایج الوقت خیالات کو اپنے عقاید کے ساتھ ملا کر کچھ اور کی اور ہی باتیں بنا لیتے ہیں ۔ مذہب اسلام نے جہاں خدا تعالیٰ کو اور نقصوں سے پاک قرار دیا ہے ۔ وہاں ان لوگوں کے عقاید کی تردید بھی کی ہے ۔ جو کہتے ہیں ۔ کہ خدا بخشتا نہیں ۔ اور کسی پر رحم نہیں کرتا یہ بہت سے مذاہب نے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ خدا ہرگز نہیں بخشتا ایسے مذاہب والوں کے خیال میں گویا خدا کی انتقام لینے کی صفت اسکی رحم کی صفت کے ماتحت نہیں ۔ بلکہ بالا ہے ۔ اور جہاں رحم اور انتقام کا مقابلہ ہوتا ہے وہاں رحم دب جاتا ہے اور انتقام اپنا کام کرتا ہے لیکن قرآن شریف نے اس کے خلاف اور بات بیان کی ہے اور وہ یہ کہ اس نے خدا تعالیٰ کے انتقام لینے کی غرض بتائی ہے کہ خدا لوگوں کو سزا دینے کی غرض سے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان سے انتقام نہیں لیتا ۔ بلکہ اسکے سزا دینے سے لوگوں کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے ۔ پھر بتایا کہ کتب علی نفسہ الرحمۃ ۔ خدا نے تو اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا رحم ہمیشہ سزا پر غالب رہتا ہے یعنی اسطرح کہ اگر کوئی ایسا موقع پیش آئے کہ رحم سے کسی کی اصلاح ہوتی ہو ۔ تو اللہ تعالیٰ اس انسان کے جرم کی چشم پوشی کر دے گا اور اسے سزا نہیں دے گا ۔ اور اگر کوئی ایسا موقع ہو کہ انتقام اور رحم دونوں کے استعمال کرنے سے اصلاح ہو سکتی ہو تو بھی خدا تعالیٰ وہاں رحم کو ہی کام میں لائے گا لیکن اگر کوئی ایسا موقع درپیش ہو ۔ کہ رحم سے اصلاح نہ ہو سکتی ہو ۔ اور سزا سے اصلاح ہوتی ہو ۔ تب خدا تعالیٰ سزا دے گا ۔ اگر کوئی یہ سوال کرے ۔ کہ کیوں خدا تعالیٰ ایسا کرتا ہے ۔ کہ جب تک عفو اور درگزر سے اصلاح ہوتی ہے ۔ اسوقت تک اپنے مجرموں سے انتقام نہیں لیتا ۔ حالانکہ ہم انسانوں کو دیکھتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے دشمن سے انتقام لینا ہو تو خواہ اس دشمن کی اصلاح رحم میں ہی ہوتی ہو ۔ تو بھی اس انسان کا دل اسی وقت ٹھنڈا ہوتا ہے جبکہ وہ انتقام ہی لے لیتا ہے ۔ اور دنیا میں یہ عام رواج ہے کہ لوگ دکھ کا بدلہ دکھ اور تکلیف کا بدلہ تکلیف دینا ہی پسند کرتے ہیں ۔ اور اگر نرمی سے کہیں کام چلتا ہو تو بھی اس سے کام نہیں لیتے ۔

پھر خدا تعالیٰ کیوں ایسا کرتا ہے ۔ اور تمام انسان جب خدا تعالیٰ کی مخلوق اور مملوک ہو کر اسکے احکام کو توڑتے ہیں ۔ تو خدا تعالیٰ انہیں سزا کیوں نہیں دیتا ۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے رحم ہی کرتا ہے ۔ اسکی وجہ خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے ۔ قل لمن ما فی السموات والارض قل للہ ۔ اے رسول ان لوگوں کو کہہ کہ بتاؤ یہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے ۔ یہ تو جواب دینگے یا نہ دینگے ۔ اسکا جواب تم ہی یہ دیدو کہ یہ سب کچھ اللہ کا ہے اور جب یہ اللہ کا ہے ۔ اللہ انکو کبھی تباہ کرنا پسند نہیں کرتا جسطرح کبھی کوئی اپنی چیز کو خراب نہیں کرنا چاہتا اور جہاں تک اسکی طاقت اور ہمت میں ہوتا ہے یہی چاہتا ہے کہ یہ چیز درست ہی ہو جائے ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی یہی چاہتا ہے ۔ کہ اسکی ہر ایک چیز بغیر سزا پانے کے ہی درست ہو جائے دیکھو کسی کا بیٹا یا بھائی قصور کرتا ہے ۔ تو وہ یہی چاہتا ہے کہ اسکو نرمی سے ہی سمجھا دیا جائے اور اسپر سختی نہ کی جائے لیکن جہاں انسان انتقام لینے کے لئے آمادہ ہوتا ہے وہ جگہ غیر ہوتی ہے ۔ جس کے نقصان اٹھانے سے اسکا اپنا ہرج نہیں ہوتا ۔ جس کے مرنے سے اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا ۔ اور جس کی عزت و آبرو کے برباد ہونے سے اسے کچھ محسوس نہیں ہوتا مگر جہاں اسکی اپنی چیز ہو اسکو نقصان پہنچانے سے پہلو تہی ہی کرے گا ۔ مثلاً اگر ایک مکان کو آگ لگ جائے تو اس کے بجھانے کے دو ہی طریق ہیں ۔ اول یہ آگ پر پانی ڈال دیا جائے ۔ اور دوسرا یہ کہ اس مکان کی دیواریں گرا دی جائیں ۔ اگر کسی کا اپنا مکان ہو تو یہی کوشش کرے گا کہ جس طرح بھی ہو ۔ پانی ڈالکر آگ بجھائی جائے اور مکان نہ گرایا جائے ۔ اور اگر کسی کے دشمن کے گھر کو آگ لگی ہوئی ہو تو اسکے متعلق یہی کہے گا ۔ کہ بہت جلدی مکان کو گرا دیا جائے ۔ تاکہ دوسرے گھروں کو آگ نہ لگے اسی طرح کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی آنکھ کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے ڈاکٹر انہیں مشورہ دیتا ہے کہ اسکو نکلوا دو ۔ لیکن وہ سالوں سال اسی امید پر نہیں نکلواتے کہ شاید اچھی ہو جائے لیکن دشمن کی تو صحیح و سالم آنکھ نہایت بے دردی سے پتھر مار کر پھوڑ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ دیکھو لوگ کیسے نادان اور کم عقل ہیں کہتے ہیں کہ اللہ میں رحم نہیں ہے اور اگر کوئی اسکا گناہ کرے ۔ تو وہ اسے معاف نہیں کرتا ۔ بلکہ سزا ہی دیتا ہے لیکن ان لوگوں کا اپنا یہ حال ہے کہ اگر ان کی اپنی کسی چیز میں نقص پیدا ہو جائے ۔ تو اسکے بچانے میں پورا پورا زور لگاتے ہیں ۔ اور اللہ کی نسبت کہتے ہیں ۔ کہ وہ لوگوں کو جب انمیں کسی قسم کا نقص پیدا ہو جاتا ہے ۔ تو ہلاک ہی کر دیتا ہے ۔ یہ ان کی بہت بڑی حماقت ہے ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ یہ تمام اشیاء جو زمین و آسمان میں ہیں کس کی ہیں یہ تو سب کچھ خدا کا ہی ہے جب یہ سب کچھ خدا کا ہے ۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ وہ انکو تباہ کر دے سوائے ایسی حالت کے کہ اسکے سوا اصلاح نہ ہوتی ہو جسطرح ایک انسان کو معلوم ہو

کہ اگر میں اپنی بیمار آنکھ کو نہ نکلواؤں گا۔ تو دوسری بھی اسکی وجہ سے کار ہو جائیگی اسوقت وہ اسے نکلوا دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ کتب علی انفسہ الرحمہ جہاں تک ہو سکتا ہے ہم رحم ہی کرتے ہیں۔ اور سزا اسوقت دیتے ہیں جبکہ رحم سے اصلاح نہ ہو سکے۔ اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کیوجہ سے جہاں عیسائیوں کو ٹھوکر لگی ہے وہاں مسلمانوں نے بھی دہوکہ کہایا ہے۔ آج کل مسلمانوں میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں۔ کہ جب کسی کو کوئی تکلیف پہونچے۔ تو وہ کہتا ہے کہ اے خدا یہ تکلیف دور ہو جائے۔ اور اسکی بجائے دوسری آجائے۔ مثلاً اگر کسی کا بیٹا بیمار ہو۔ تو وہ کہتا ہے کہ الٰہی میرا بیٹا تندرست ہو جائے اور میں اسکی بجائے بیمار ہو جاؤں۔ یا اسکی بجائے میں مر جاؤں۔ ایسے لوگ گویا یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کسی کو چھوڑ تو سکتا نہیں۔ اسلیئے ایک کی بجائے دوسرے کو معاوضہ میں پکڑ وانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ بہت بڑی کمزوری ایمان کا نتیجہ ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی صفات پر غور نہیں کرتے کہ وہ تو کتب علی نفسہ الرحمہ ہے انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے رحمت کی دعا مانگے کیونکہ اسکو طاقت ہے کہ اگر بیٹا بیمار ہو اور باپ دعا کرے تو دونوں کو بچالے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے وہ سب کچھ سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفات کی بے ادبی ہے۔ کہ کہا جائے۔ یہ لے لو۔ اور وہ دیدو۔ یا یہ پکڑ لو اور وہ چھوڑ دو۔ ایسا کہنا مومن کی شان سے بہت بعید ہے پس تم اپنی دعاؤں میں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ تم کبھی یہ نہ کہنا کہ فلاں بات ہو جائے اور اسکی بجائے فلاں نہ ہو۔ بلکہ تم یہ کہو کہ الٰہی دونوں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے انسان جتنا مانگتا جائے اتنا ہی وہ دیتا جاتا ہے۔ اور اسکے خزانہ میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ ایک چیز کے لینے کی بجائے دوسری چیز وہ دیا کرتے ہیں جنہیں اپنے خزانے اور ذخیرہ کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے نقائص سے پاک ہے۔ اسلیئے مومن کو ایسی دعاؤں سے احتراز کرنی چاہیئے۔ اور ہر وقت خدا سے خیر ہی مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ کی رحمت اور بخشش کے خزانہ نہ کبھی خالی ہو سکتے ہیں اور نہ انمیں کمی آسکتی ہے پس اگر وہ ایک چیز دے سکتا ہے اور ایک تکلیف دور کر سکتا ہے تو دوسری چیز بھی دے سکتا ہے اور دوسری تکلیف بھی ہٹا سکتا ہے اور اسکو کسی بدلہ لینے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تمکو اس بات کی سمجھ عطا فرمائے تاکہ تمہاری دعائیں اس کے ادب کو ملحوظ رکھتی ہوئی ہوں۔ اور اس رنگ میں ہوں جو خدا تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

آمین :-

مختلف خبریں

ٹرکی کیلئے آلات حرب

جرمنی سے ۳۰ - مارچ کو بخارسٹ ۲۹ بند گاڑیاں پہنچیں جن میں گولی بارود کے ذخیرہ کے علاوہ دوسرا سامان حرب بھی تھا۔ گاڑیاں یہاں سے اسی تاریخ کو ٹرکی روانہ ہو گئیں۔ مگر اب حال ہی میں رومانیا نے اعلان کر دیا ہے کہ آئندہ کوئی چیز جو جرمنی سے ٹرکی یا ٹرکی سے جرمنی براہ رومانیا بھیجی جائیگی فوراً ضبط کر لی جائے گی +

ٹرکی اسیران جنگ کے ساتھ برطانی برتاؤ

قاہرہ میں ترکی اسیران جنگ کی تعداد ستر یا سات یا آٹھ سو ہے اسیران جنگ کے ساتھ برطانیوں کا برتاؤ نہایت ہی عمدہ ہے

شط العرب میں جنگ

لنڈن ۲۲ - اپریل شیبہ کی فتح اِس سے بہت زیادہ مکمل ثابت ہوئی جس کی ہمیں توقع تھی غنیم نہ صرف موٹر کارین توپیں گولی بارود کا سامان اور چھکڑے میدان میں چھوڑ گیا بلکہ بعض رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ اسکی پسپائی در اصل شکست کا حکم رکہتی تھی۔

اب معلوم ہوا ہے کہ غنیم کا نقصان چھ ہزار تک پہنچ گیا ہے ترک اب بصرہ سے ۰ ۹ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہیں +

عربوں کے ساتھ لڑائی

امسٹرڈم - ۲۵ - اپریل جزیرہ کوکاس میں ایڈن کی خشکی پر اترنے والی جماعت کے آدمی (جو جزیرہ مذکور سے بھاگ آئے تھے) ۲۷ - مارچ کو بحیرہ قلزم کی بندرگاہ سیّد (سیدی ؟) میں پہنچے جو جدہ کے جنوب میں واقع ہے اندرونی علاقہ کیطرف کوچ کرتے ہوئے عربوں نے ان پر حملہ کیا مگر ۳ روز کی جنگ کے بعد پسپا کیے گئے +

بحری نقصانات

لنڈن - اپریل ایسکوتھ نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک کے بحری معرکوں کا نقصان حسب ذیل تھا :- ۲ ۵ ۴ افسر جنمیں سے ۳۳۲ کام آئے اور ۱۴۱۸ سپاہی جن میں سے ۱۸۹۴ کام آئے +

لندن :- ۲۴ - اپریل غنیم نے کثیر التعداد آلے استعمال کیے جس کثرت سے انہوں نے گاس بیدا کی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ معاہدہ ہیگ کے خلاف وہ مدت سے ان آلات کی تیاری میں مصروف تھے۔ ہمارا محاذ بدستور قایم ہے۔ یپرز کے شمال میں ہنوز لڑائی جاری ہے۔ آج دو جرمن ہوائی جہاز نیچے اتارے گئے +

ترک مسکرات

لندن ۲۲ - اپریل مسٹر لائیڈ جارج ہفتہ آیندہ میں میخوشی کو محدود کرنے کے متعلق بعض تجاویز پیش کریں گے +

طاعونی اموات

ہفتہ مختتمہ ۱۷ - اپریل کے اندر کل ہندوستان میں ۲۵۵۱۶ طاعونی اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں :-

پنجاب ۱۹۲۴۷ - صوبجات متحدہ ۳۴۰۵ - بہار ۱۲۲۸ - بمبئی ۱۸۱۷ - بنگال ۴۰ - مدراس ۱۱ - برہما ۴۴ - ممالک متوسط ۱۲۱۸ - ریاست میسور ۹۴ - حیدرآباد ۱۵۵ - وسط ہند ۷۰ - راجپوتانہ ۴ - صوبہ سرحدی پنجاب ۱۴ - جموں ۱۹۴ -

شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر کے باہتمام سے مطبع ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا